1848 ـ جدید آلات كے ذریعہ تجارتی معاہدے كرنے كا حكم

سوال

جدید ایجاد كردہ آلات مثلا فیكس، ٹیلی فون، ٹیلكس، اور انٹرنیٹ وغیرہ كے ذریعہ خریدوفروخت اور كرایہ وغیرہ كے معاہدے كرنے كا حكم كیا ہے، اور جب كہ عادتا معاہدے كی مجلس تو دفاتر یا دوكان اور ماركیٹ وغیرہ میں ہوتی تھی تو جدید آلات كے استعمال سے كس طرح ہو گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

شروط شرعیہ كے ساتھ اور موانع كی غیر موجودگی میں جب ایجاب و قبول ہو تو شرعی معاہدہ ہو جاتا ہے، اور خریدوفروخت كے معاہدہ میں ایجاب وقبول كی مثال یہ ہے كہ: فروخت كرنے والا كہے كہ میں نے فروخت كیا اور خریدار كہے میں نے اسے قبول كیا، اور اس ترقی كو دیكھتے ہوئے جو دور حاضر میں ایك دوسرے سے رابطہ كرنے كے وسائل میں ہو چكی ہے اور جن وسائل كے ساتھ معاملات جاری ہیں اور مالی معاملات میں تجارتی معاہدے بڑی تیزی كے ساتھ كیے جارہے ہیں، اور معاہدات كی متعلق جو كچھ فقہاء نے كہا ہے اسے سامنے ركھتے ہوئے كہ معاہدہ لكھ كر یا اشارہ یا پھر ایلچی بھیج كر ہوتا ہے، اور جو یہ فیصلہ شدہ ہے كہ معاہدہ كرنے والے دونوں فریق حاضرہوں اور مجلس ایك ہی ہو ـ وصیت اور وكالت وغیرہ كے علاوہ ـ اور ایجاب و قبول میں مطابقت ہو، اور ایسا كوئی كام صادر نہ ہو جس سے معاہدہ كرنے والے دونوں فریقوں میں كسی ایك كا معاہدہ سے اعراض پر دلالت كرے، اور ایجاب وقبول كے مابین موالاۃ بھی عرف كے مطابق ہوں، اسے دیكھتے ہوئے مندرجہ ذیل مقرر كیا گیا ہے:

اول:

جب كوئی معاہدہ دو غائب اشخاص كے مابین ہو جو ایك جگہ پر جمع نہ ہوں اورنہ ہی ایك دوسرے كو بعینہ دیكھ رہے ہوں اور نہ ہی ایك دوسرے كی بات سن رہے ہوں، اور ان دونوں كے مابین رابطہ كتابت، یا پھر خط یا ایلچی كے ذریعہ ہو، اور یہ تار اور ٹیلكس اور فیكس اور كمپیوٹر كی سكرین پر بھی منطبق ہوتا ہے، لہذا اس حالت میں اس وقت معاہدہ پایہ تكمیل تك پہنچے گا جب جب دوسری طرف سے ارسال كیا گیا ایجاب قبول كر لیا جائے.

دوم:

جب ایك ہی وقت میں دونوں طرف سے معاہدہ پورا ہو جائے اور وہ دونوں ایك دوسرے سے دور جگہ پر ہوں، اور اس

طا اطلاق ٹیلی فون، اور وائرلیس پر بھی ہوتا ہے، تو اس معاہدہ کو کرنے والے حاضر شمار کیے جائیں گے، اور اس حالت پر وہ اصلی احکام لاگوہونگے جو فقہاء کے ہاں اس مسئلہ میں مقرر کردہ ہیں جن کا اشارہ الدیباجۃ میں کیا گیا ہے.

سوم:

جب ایجاب کے وقت ان وسائل کے ساتھ کوئی عارض پیش آجائے تو اس مدت میں ایجاب پر ہی باقی رہے گا اور اسے رجوع کرنے کا کوئی حق نہیں .

چہارم:

سابقہ قواعد و ضوابط نکاح کو شامل نہیں کیونکہ اس میں گواہوں کی شرط پائی جاتی ہے، اور قبضہ کی شرط سے بھی علیحدہ نہیں ہوا جا سکتا، اور راس المال پہلے دینے کی شرط کي بنا پر بیع سلم بھی نہیں.

پنجم:

جس چیز میں کھوٹ یا جعل سازی اور غلطی کا احتمال ہو اس میں ثبوب کے قواعد و ضوابط پر عمل کیا جائےگا.